سیکشن (ب)

(i)

حاجی اورنگ زیب....

(جواب)

4/6

حاجی اورنگ زیب خان جب کراچی سے واپس پشاور آئے تو اُنھوں نے بشارت کو ایک خط لکھا۔ اس خط میں اُنھوں نے بشارت کو بتایا کہ دراصل کراچی آنے سے قبل اُن کو ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ اُن کو جگر کی ایک لاعلاج بیماری ہو چکی ہے۔ اب اُن کے لیے بہتر یہی ہوگا کہ وہ اپنے باقی کے دن ایسے لوگوں کے ساتھ گزاریں جن کے ساتھ وہ خوش ہوتے ہیں۔ لہٰذا وہ کراچی چلے آئے تاکہ بشارت کے ساتھ کچھ وقت گزاریں۔ گھر میں تو اُن کی بیگم نے رو رو کر اپنی بھی حالت خراب کر رکھی ہے اور حاجی صاحب کی بھی۔ آخر میں اُنھوں نے خط میں یہ بھی بتایا کہ وہ بیماری سے ہار ماننے والے نہیں ہیں بلکہ اُنھوں نے تو نیا مکان بنانے کے ارادے سے بھی کر رکھے ہیں۔

2. (iii)

حیدر آباد کے...

(جواب)

حیدر آباد کے جلسے میں مصنف فرحت اللہ بیگ مولوی کریم الدین کے بارے میں بتا رہے تھے۔ مصنف نے بڑے دلچسپ انداز میں اُن کے سفر کے دوران حالات کی تصویر کھینچی۔ یہ سفر پانی پت سے دہلی تک کا تھا۔ مصنف کا ہاتھ اس دوران بار بار مولوی وحید الدین کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ چونکہ اُن کے والد بھی پانی پت سے دہلی آئے تھے اس لیے لوگ سمجھے کہ شاید مولوی کریم الدین ہی ان کے والد ہیں۔ جلسے کے بعد لوگ اُن سے یہ پوچھنے لگے کہ کیا اُن کا گمان صحیح ہے تو وہ کبھی تو

ہے مسئلہ اگر جواب دیتے ہیں لیکن کبھی
اس بات پر غصہ ہو جاتے۔

(۱۷) 3-

استدراکی...

(جواب)

9

استدراکی جملے

تعریف:- استدراکی جملوں سے مراد وہ مرکب جملے ہیں
جس میں دو جملوں کا آپس میں
موازنہ ہوتا ہے۔ دوسرا جملہ کبھی تو پہلے
جملے کی نفی کرتا ہے، کبھی اُس کو محدود
کرتا ہے اور بعض اوقات اُس کی تصدیق
کرتا ہے۔ دوسرے جملے کی شروعات بلکہ، اور،
لیکن وغیرہ سے ہوتی ہے۔

مثالیں:

← وہ وعدہ کرتا ہے، لیکن اُس کو پورا نہیں کرتا۔

← علی اچھا انسان ہے، مگر پڑھائی نہیں کرتا۔

← احمد صرف جھوٹا ہی نہیں، بلکہ خودغرض بھی ہے۔

← اُس نے امتحانات میں اچھے نمبر لیے ہیں، مگر نقل کر کے۔

---

(۷)

ماسٹر...

5

جواب

ماسٹر الیاس نہایت سادہ اور شریف

محسن محلّہ

انسان تھے۔ وہ مہاجر تھے جو کافی عرصے سے
محسن محلے میں پلا رہتے تھے۔ وہ دنیا کے
ساتھ چلنا نہیں جانتے تھے۔ دھوکے بازی، ہیرا
پھیری اور جھوٹ جیسی برائیوں سے
دور رہتے تھے۔ لوگ اُن سے دوستی کرنا
اس لیے پسند نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ
کچھ زیادہ ہی سادہ تھے۔ اُن کی شکل و صورت
بھی ایسی نہیں تھی کہ انسان کے دل میں
ہمدردی پیدا ہو۔ اوپر سے اُن کی بول
چال میں بھی گراہٹ کی غلطیوں سے بھرپور
ہوتی تھی۔ لہذا لوگ اُن سے اکثر
علیحدگی اختیار کرتے تھے۔

(۷۱)

علی ...

(جواب)

محلے کے بزرگ کے سمجھانے پر راجہ صاحب نے
انتہائی خوبصورت اور عقلمند جواب دیا۔
راجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ عورتوں کا
کام ہے۔ اس میں مردوں کی بھی
دخل اندازی اچھی نہیں لگتی۔ لہذا وہ
اپنی بیگم سے کہیں کہ وہ جا کر یہ بات
کریں۔ دراصل محلے کے بزرگ نے راجہ صاحب
کو یہ سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ وہ
اپنی بیگم کو سمجھائیں کہ خواجہ صاحب
کی بیگم کے ساتھ زیادہ لڑائیاں نہ کیا
کریں۔ اس پر راجا صاحب نے بتایا
کہ دو برتن بھی پڑے پڑے ٹکرا جاتے ہیں،
یہ تو پھر عورتیں ہیں، لہذا لڑائیوں کا
ہونا تو کوئی زیادہ عجیب بات نہیں۔

(vii)

افسانہ...

(جواب)

افسانہ "کتبہ" سے ہمیں یہ اخلاقی سبق ملتا ہے کہ انسان اپنی پوری عمر لمبی لمبی خواہشات کو پورا کرنے میں لگاتا ہے۔ وہ ہر وقت ان خواہشات کے بارے میں سوچتا رہتا ہے۔ آخر موت اُس کو اس دنیا سے لے جاتی ہے اور وہ خواہشات ارمان بن کر رہ جاتے ہیں۔ لہذا انسان کو ہر حال میں خوش رہنا چاہئے۔ اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے چاہئیں۔ ایسی خواہشات کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیے جن کا پورا ہونا مشکل ہو۔ اس لیے کیونکہ ایسا کرنا اُس کو صرف مایوس ہی کرے گا۔

viii) منظور...

جواب

(ix) صنعت...

(جواب)

تعریف:- جب کلام میں دو الفاظ اس طرح آئیں کہ وہ املا کے لحاظ سے تو ایک جیسے ہوں مگر مطلب کے لحاظ سے مختلف ہوں، تو اسے صنعتِ تجنیس تام کہتے ہیں

مثالیں:-

؎ کیا کیا خضر نے سکندر سے
اب کسے رہنما کرے کوئی

اقبال تیرے دیس کا اقبال نہ رہا
ماضی تو سنہرا تھا مگر حال نہ رہا۔

جنہیں میں ڈھونڈتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں۔

8. (xi)

سقراط...

(جواب)

سقراط کے مخالفین نے اُن کے بارے میں بہت سی باتیں مشہور کیں۔ وہ کہا کرتے تھے کہ سقراط نوجوان نسل کو والدین کی نافرمانی سکھاتا ہے۔ اسی طرح وہ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ سقراط ان

کے اخلاق خراب کرتا ہے۔ دراصل یہ ساری باتیں جھوٹ پر مبنی تھیں۔ اس کے باوجود سقراط کو سزائے موت ملی تو چنانچہ اُس کو زہر کا پیالہ پلایا گیا جو اُس نے خوشی خوشی پی لیا۔

(xiii) 9

نظم...

(جواب)

مرکزی خیال

نظم "بڑھے چلو" میں شاعر نوجوان نسل کو یہ بتاتے ہیں کہ اس ملک کی

ترقی کے لیۓ وہ ان تھک محنت کریں۔ اُن کو
چاہیۓ کہ وہ ہر قسم کی مشکل صورۃحال
کا دلیری سے مقابلہ کریں۔ وہ اس
ملک کی ترقی کو ہی اپنا مقصد بنائیں۔ خواہ
وہ شہید ہوں یا غازی بننے کا رتبہ حاصل
کریں؛ اصل فائدہ ملک کو ہی ہونا چاہئے۔
اگر نوجوانانِ وطن مل کر کوشش کریں
گے؛ تو صرف اور صرف تب ہی ہمارا ملک
ترقی کرے گا۔

(xiii)

رموز ...

(جواب)

تفصیلیہ

علامت: تفصیلیہ کی علامت (:-) ہے۔

استعمال: یہ علامت وہاں استعمال ہوتی ہے جہاں کسی بات کی تفصیل بیان کرنی ہو، یا کوئی مثال دینی ہو یا پھر کوئی فہرست دینی ہو۔

مثالیں:-

← دکان سے یہ چیزیں لے آؤ:-
پیاز، کیلا، آم اور چاول۔

← میں نے بہت سے شعراء کے اوپر نوٹ لکھا ہے مثلاً:- علامہ اقبال، احمد فراز اور غالب۔

← میرے لئے ان شعراء کی کتابیں لے آؤ:-
غالب، میر اور احمد فراز

سوال نمبر (3) (الف)

چونکہ ..... جاسوسی

حوالہ سبق:-

سبق کا نام:- فاقہ میں روزہ

مصنف کا نام:- خواجہ حسن نظامی

سیاق و سباق:-

یہ پیراگراف سبق کے تقریباً آخر سے لیا گیا ہے۔ اس سے پہلے مصنف نے غدر سے پہلے کے حالات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ غدر سے پہلے مرزا سلیم اور مرزا شہ زور عیش و عشرت والی زندگی گزارا کرتے تھے۔ مسجدوں میں بھی رونق لگی ہوتی تھی اور ان کی زندگی خوشی سے گزر رہی تھی۔ لیکن غدر کے بعد یہ حالات بدل گئے۔ مرزا شہ زور کو تو مہاوتوں کے ہاں پناہ لینی پڑی۔ ہجرت کے بعد ان

سیاق و سباق کا قطعی حوالہ ہونا کافی مختصر ہے۔ اس کے علاوہ سیاق

اس
کی بیوی بیمار ہو گئی۔ پیراگراف کے بعد
مصنف نے بتایا ہے کہ بیوی کو
دفنانے کے بعد وہ ماں اور بہن سمیت
دہلی آ گئے تھے اور بہن کی شادی
کرائی۔

تشریح :-

مرزا شہ زور کی بیوی شروع سے ہی
نہایت نازو نعمت میں پلی تھی۔ اُن نے
کبھی زندگی کے سخت حالات نہیں دیکھے
تھے۔ اس لیے اُن کے لیے تو غدر کی
مصیبتیں ہی کافی تھیں۔ غدر کی تکالیف
سے ہی اُن کا خاتمہ ممکن تھا۔ لیکن
اس کے باوجود اُس وقت موت نے
اُن کو اپنے قبضے میں نہیں لیا۔
مگر بعد میں جو مصیبت بعد میں
سامنے آئی وہ بہت سخت تھی۔ زوردار
بارشوں کی وجہ سے نہ صرف اُن کا

غلہ گیلا ہوا بلکہ اُن کے بستر وغیرہ بھی گیلے ہو گئے۔ اس کی وجہ سے مرزا اشنہ زور کی بیوی کو بہت تیز بخار ہوا۔ یہ بخار اتنا خطرناک تھا کہ اسی کی وجہ سے اُن کی موت بھی واقع ہو گئی۔ پورے گاؤں میں یہ بات پھیل گئی۔ گاؤں والوں نے فوری طور پر کفن وغیرہ کا بندوبست کیا اور دوپہر تک شہزادی کو پرائی زمین میں ہمیشہ کے لیے دفنایا گیا۔ جو شہزادی کبھی محل کی شان ہوا کرتی تھی، غریبوں کے ساتھ دفنائی گئی۔ جو شہزادی کبھی آرام سے زندگی گزارتی تھی، وہ تڑپ تڑپ کر وفات ہو گئی۔ یہ بات مرزا اشنہ زور کے لیے انتہائی تکلیف دہ تھی۔ شہزادی کی آنکھ اس بار ہمیشہ کے لیے بند ہو گئی۔ اگرچہ غدر کی تکلیف تو اُن نے برداشت کر لی تھی، اس بخار نے اُن کی جان لے ہی لی۔

سوال نمبر (4)

(ب)

9

فیض احمد فیض

غزل

جس دھج ...

... بات نہیں۔

مفہوم:- یہ زندگی تو ویسے بھی ختم ہونے والی ہے اور ہم نے موت کی طرف جانا ہے۔ مگر جو انسان جس شان سے موت کی طرف گیا ہو، وہ بات سب کو یاد رہتی ہے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے بڑی خوبصورت بات کہی ہے۔ موت سے تو انسان کا ~~بھی~~ بچنا ممکن ہی نہیں۔ خواہ انسان بخار سے مرے یا فالج سے۔ موت کا آنا تو لازمی ہے۔ اس لیے انسان کو چاہیئے کہ وہ خود موت کو اس طرح گلے لگائے کہ دنیا کو وہ بات تاقیامت یاد رہے۔ وہ ایک ایسے مقصد کیلئے اپنی جان دے کہ اُس کی موت ایک عظیم ضرب المثل بن جائے۔ تاریخ گواہ ہے کہ دنیا اُس شخص کو نہیں بھولتی جو کسی مقصد سے موت کی طرف چل پڑا ہو۔ وہ انسان تو دنیا سے چلا جاتا ہے مگر دنیا اُس کی یاد کو جانے نہیں دیتی۔ پھر خواہ وہ غزلیں بھٹی ہو، یا پھر علم امام حسین۔ تاریخ ہمیشہ اُن کی انسان یاد رکھتی ہے۔

کون کہتا کہ موت آئے گی تو مر جاؤں گا
میں تو دریا ہوں ، سمندر میں اتر جاؤں گا

کھیل بازی . . .
. . . مات نہیں -

مفہوم:- عشق کی بازی میں اپنا پورا زور لگاؤ ، اگر کامیاب ہوئے تو محبوب مل جائے گا اور اگر ناکام ہوئے تو محبت کا لطف مل جائے۔

تشریح:- اس شعر میں شاعر نے بڑی خوبصورت بات کی ہے۔ شعر کے شاعر نے دراصل محبت کے جذبے کو بڑے دلچسپ انداز میں بیان کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اگر ایک بار عشق کی بازی میں

انسان اُلجھ گیا۔ پھر اُس کو اس بازی میں اپنا پورا زور لگانا چاہئے۔ اگر وہ کامیاب ہوگیا، تو اُسے اپنا محبوب مل جائے گا۔ وہ پوری عمر اُپنے پسندیدہ انسان کے ساتھ گزارے گا۔ سوتے جاگتے اُسی کا ہی نظارہ کرے گا۔ اُس کی زندگی بدل جائے گی۔ لیکن اگر وہ ناکام بھی ہوا، تو کم از کم وہ "شکست" سے دوچار نہیں ہوگا۔ اگر اُسے محبوب نہ بھی ملے، کم از کم محبت کا لطف تو ملا۔ ویسے بھی محبوب کے انکار سے تو انسان کا شوق مزید بڑھ جاتا ہے۔

انکار کی سی لذت اقرار میں کہاں
بڑھتا ہے شوقِ سالک اُن کی نہیں نہیں میں

سوال 5

8

میرا پسندیدہ مشغلہ

میرا پسندیدہ مشغلہ مطالعہ کتب ہے۔ کتاب انسان کا بہترین دوست ہے۔ جہاں ہر ساتھی ساتھ چھوڑ جاتا ہے وہاں کتاب آخر تک انسان کا ساتھ دیتا ہے۔ کتاب کبھی بھی انسان کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ لوگ مختلف مشغلوں میں خود کو مصروف رکھتے ہیں۔ میرا پسندیدہ مشغلہ صرف اور صرف مطالعہ کتب ہے۔

میں ہر عصر کم از کم دس صفحات کا مطالعہ ضرور کرتا ہوں۔ اس سے نہ صرف میرے علم میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ میری تخلیقی قوت کو بھی نشوونما ملتی ہے۔ اس کے علاوہ میرے دنیا کے حالات موجودہ

سے بھی میں آگاہ ہو جاتا ہوں۔

میں ہر قسم کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہوں۔ خواہ وہ ادبی کتابیں ہوں؛ یا پھر سائنسی؛ میں شوق سے ان کا مطالعہ کرتا ہوں۔ ہر کامیاب انسان کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ وہ ہر چیز کے بارے میں علم رکھتا ہے۔ اس لئے میں بھی ایسی کتابیں پڑھتا ہوں کہ مجھے ہر چیز کے علم سے آگاہی ہو۔

ہمارے دین نے بھی علم پر خصوصی طور پر بہت زور دیا ہے۔ یعنی مطالعہ کتب کی اہمیت کا اندازہ ہم صرف ان احادیث سے بھی لگا سکتے ہیں:

"علم حاصل کرو خواہ چین تک جانا پڑے"

"حصول علم ہر مسلمان پر فرض ہے"

نوجوان نسل کی ترقی کی بنیاد بھی علم حصول علم اور مطالعہ کتب پر مبنی ہے۔ اگر نوجوانوں کو کتابوں سے محبت ہو گی تو کامیابی ان سے محبت کرے گی۔ یہاں نوجوانوں نے ہی کل کو ملک سنبھالنا ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ ان کے دل میں مطالعہ کتب سے محبت پیدا کی جائے۔ پاکستان ترقی صرف تب ہی کر سکتا ہے جب نوجوان اپنا فارغ وقت بھی حصول علم میں صرف کریں۔

میری پسندیدہ کتابیں اکثر منطق و فلسفہ سے تعلق رکھتیں ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ بھی میں کتابیں پڑھتا ہوں مثلاً دینی کتابیں، سائنسی کتابیں اور افسانوں پر مبنی کتابیں۔

اگرچہ لوگ مختلف مشغلوں کے ذریعے خود کو مصروف رکھتے ہیں، میری دلچسپی صرف اور صرف کتابوں سے ہی رہی ہے میں ہمیشہ فارغ وقت

Board Of Intermediate & Secondary Education Khyber Pakhtunkhwa

CONTINUATION SHEET

Fic. No. D111

(صرف بورڈ کے استعمال کیلئے) اُمیدوار یہاں کچھ نہ لکھیں

KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA KHYBER PAKHTUNKHWA